69814 ـ قالین وغیرہ كی فہرست اور ايك سال تك بغير مشكل پيدا كيے اكٹھے رہنے كی شرط

سوال

بیوی كو قالين اور بستر وغیرہ كی فہرست لكھی گئی اور شرط يہ ركھی گئی كہ اگر وہ ايك برس تك بغير كسی مشكل پيدا كيے اس كے ساتھ رہے گی تو يہ اسے دیے جائينگے، ليكن پہلے مہينہ سے ہی بيوی نے اس شرط پر عمل نہ كيا اور ہر بار وہی عورت ہی غلط ہو گی، تو يہ فہرست بطور امانت ركھنے والا شخص كيا موقف اختيار كرے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

يہ فہرست دو حالتوں سے خالی نہيں:

پہلی حالت:

يا تو يہ مہر كے ساتھ ملحق ہے، جيسا كہ بعض علاقوں ميں ہوتا ہے، تو اس طرح سونا يا نقدی وغيرہ جو كچھ بيوی كو ديا جاتا ہے وہ سب مہر ہو گا، اور جو سامان كی فہرست لكھی جاتی ہے وہ اس مبلغ اور رقم ميں مؤخر طور پر اضافہ ہو گی، لہذا اگر معاملہ ايسا ہی ہے اور يہ فہرست مہر كے ساتھ ملحق تھی تو يہ مہر ميں اضافہ ہے جو ايك شرط كے ساتھ معلق ہے، وہ يہ كہ اگر بيوی ايك برس تك خاوند كے ساتھ بغير كسی مشكل كے رہے گی تو يہ ادا كی جائيگی، اور مہر كو كسی شرط پر معلق ركھ كر زيادہ كرنے ميں فقہاء كرام كا اختلاف ہے، كچھ تو اسے جائز قرار ديتے ہيں اور كچھ اس كو ممنوع كہتے ہيں.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ نے اس شرط كے جواز كو اختيار كيا ہے جب كہ اس كی غرض اور مقصد صحيح ہو، اور بلاشك و شبہ بيوی كا اپنے خاوند كے ساتھ حسن معاشرت سے رہنا ايك صحيح مقصد اور اچھی غرض ہے، تو اس بنا پر يہ شرط صحيح ہو گی اور اگر وہ اس شرط پر پوری نہيں اترتی تھی تو آپ كے ليے اسے سامان كی فہرست ميں لكھا گيا سامان دينا لازم نہيں.

ديكھيں: الشرح الممتع (12 / 268 ـ 270).

دوسری حالت:

یہ فہرست مہر کے ساتھ ملحق نہ ہو، بلکہ یہ خاوند کی جانب سے ہبہ اور انعام ہو جو اس نے ایك برس کے دوران بیوی کا کوئی مشکل اور اختلاف پیدا نہ کرنے کے ساتھ مشروط ہو.

اور کسی شرط کے ساتھ معلق ہبہ صحیح ہے، اور یہ اس وقت ہی لازم ہو گا جب شرط پوری ہو، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی اختیار کیا ہے .

دیکھیں: الانصاف (7 / 133).

حاصل یہ ہوا کہ: بیوی اس سامان کی مستحق نہیں کیونکہ اس نے شرط پر عمل نہیں کیا، چاہے سامان کی وہ فہرست مہر کے ساتھ ملحق تھی یا پھر خاوند کی جانب سے ہبہ تھا.

لیکن .... جب تنازع پیدا ہو جائے اور بیوی یہ دعوی کرے کہ اس نے شرط پوری کی ہے، اور اس میں کمی و کوتاہی تو خاوند کی جانب سے تھی، تو یہاں معاملہ کو شرعی عدالت میں پیش کرنا ضروری ہے، یا پھر کسی ایسے شخص کے سامنے رکھا جائے جو ان دونوں کے مابین فیصلہ کرے اور تنازع کو ختم کرائے.

واللہ اعلم.